# باب۔ ۳۳

# زراعت

[ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۔ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۔
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ۔(الواقعہ ۶۳،۶۴،۶۵) ]

حدیث ۲۱۷۰: حضور اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ مسلمان جو بھی میوہ دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے، اس سے پرندے، آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں۔ اور اس کا ثواب اس کو ملتا ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۱۷۱: ارشاد نبویؐ ہے کہ کسی قوم کے گھر میں ہل اور کھیتی باڑی کے آلات نہیں آتے مگر اس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔ راوی: ابو امامہ باہلیؓ۔

حدیث ۲۱۷۲، ۲۱۷۳: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جس نے کتا پالا تو اس کے عمل سے ایک ایک قیراط ثواب میں سے کمی ہوتی رہتی ہے۔۔۔ البتہ یہ کہ (کتا پالا جا سکتا ہے اگر یہ) کھیتی باڑی، جانوروں کی حفاظت یا شکار کے لیے ہو۔ راویان: ابو ہریرہؓ، ابو حازمؓ اور سفیان بن ابی زہیرؓ۔

حدیث ۲۱۷۴: آنحضرتؐ نے یہ بات بیان کی کہ ایک شخص ایک بیل پر سوار تھا تو اس نے پلٹ کر اس شخص سے کہا کہ میں سواری کے لیے نہیں ہوں، میرا کام تو کھیتی باڑی کرنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، "میں، ابو بکر اور عمر (اس بات پر) ایمان لائے"۔۔۔ اسی طرح ایک بکری کو بھیڑیا لے بھاگا۔ چرواہا اس کے پیچھے چلا، تو بھیڑیے نے کہا کہ آج تو تُو اسے چھڑا لے گیا لیکن یوم سبع میں اس کو کون بچائے گا جب کہ اُس وقت میرے سوا کوئی نگران نہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا، "میں، ابو بکر اور عمر (اس بات پر) ایمان لائے"۔ (ابو سلمہؓ کا کہنا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اس محفل میں موجود نہ تھے)۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۱۷۵: انصار نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان (کھجور کے) درخت تقسیم کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں (میں ایسا نہیں کروں گا)۔ پھر انصار نے مہاجروں سے کہا کہ تم لوگ ان درختوں پر محنت کرو، اور ہم پھل میں تمھارے شریک ہو جائیں گے۔ مہاجرین نے کہا، "ہم نے سنا اور اسے قبول کیا"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۱۷۶: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیے اور کٹوا دیے۔ اس باغ کا نام بویرہ تھا۔۔۔ اس کے متعلق حسان بن ثابتؓ اپنے شعر میں بیان کرتے ہیں کہ "بنی لوی کے سرداروں کے لیے غالب آنا سہل ہو گیا کہ بویرہ میں ایک ایک شعلہ زن ہے"۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۲۱۷۷: مدینے میں ہمارے پاس بہت زیادہ کھیت تھے۔ ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے۔ اس شرط پر کہ ایک حصہ کی پیداوار زمین کے مالک کے لیے ہوگی۔ لیکن کبھی ایک حصہ پر (تو کبھی دوسرے حصہ پر) آفت آجاتی اور باقی محفوظ رہتا۔ اسی لیے ہم لوگوں کو (آنحضرتؐ کی طرف سے) منع کیا گیا۔۔۔ اس زمانے میں سونا، چاندی (یا رقم) کے عوض زمین کرایہ پر دینے کا رواج نہیں تھا۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۲۱۷۸: نبی کریمؐ نے خیبر کے یہودیوں سے غلہ اور پھل کی آدھی پیداوار پر معاملہ طے کیا۔ اس میں سے آپؐ اپنی ازواج کو ۱۰۰ وسق دیتے تھے۔ ۸۰ وسق تو کھجور ہوتی اور ۲۰ وسق جَو۔۔۔۔ پھر جب حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواج مطہراتؓ کو اختیار دیا کہ یا تو زمین اور پانی لے لیں یا وہی سلسلہ قائم رکھیں جو حضورؐ کے زمانے میں جاری تھا۔ ان میں سے بعض نے زمین کو اختیار کیا اور بعض نے وسق کو اختیار کیا۔۔۔ حضرت عائشہؓ نے زمین ہی پسند کی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۱۷۹: آنحضرتؐ نے خیبر میں پھل اور کھیتی کی نصف پیداوار پر معاملہ طے کیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۱۸۰: میں نے طاؤس سے کہا کہ تم مخابرہ (کرایے پر کھیتی باڑی) چھوڑ کیوں نہیں دیتے، کیوں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ طاؤس نے کہا اے عمرو! ان چیزوں کے سب سے زیادہ جاننے والے ابن عباسؓ ہیں اور میں نے ان سے سنا ہے کہ نبی کریمؐ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا، بلکہ یہ کہا ہے کہ تم سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اپنی زمین بخش دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر ایک معین محصول (کرایہ) لے۔۔۔ میں تو ان کو دیتا ہوں اور ان کا فائدہ کرتا ہوں۔ راوی: سفیان عمروؓ۔

حدیث ۲۱۸۱: (خیبر میں کھیتی کا معاہدہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۲۱۷۹۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۱۸۲: (کھیتی باڑی کے لیے کرایہ پر زمین): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۷۷۔ راوی: رافعؓ۔

حدیث ۲۱۸۳: (واسطے سے دعا مانگنا): یہ حدیثِ مکرر، نبی معظمؐ کی بیان کردہ ایک حکایت ہے۔ حکایت کے لیے دیکھیں حدیث ۲۰۷۶۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۲۱۸۴: حضرت عمرؓ کا کہنا ہے کہ اگر مجھے آخری مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی ہر فتح کے بعد اس زمین کو وہیں کے لوگوں میں تقسیم کر دیتا، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین تقسیم فرمادی تھی۔ راوی: زید بن اسلمؓ (اپنے والد سے)۔

حدیث۲۱۸۵: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہیں ہے، تو وہی اس کا مستحق ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۲۱۸۶: جب آنحضرتؐ معرس ذوالحلیفہ کی وادی عقیق میں تھے تو آپؐ کو ایک خواب دکھایا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ میں نے بھی تلاش کر کے اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا جہاں میرے والد عبداللہ بن عمرؓ، رسول اکرمؐ کے اترنے کی جگہ پر اپنے اونٹ کو بٹھاتے تھے۔ وہ (جگہ) اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے وسط میں ہے۔ راوی: سالمؒ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۴۳)۔

حدیث۲۱۸۷: نبی کریمؐ وادی عقیق میں تھے اور آپ نے اپنے خواب کے متعلق بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے والا (یعنی جبرئیلؑ) رات کو میرے رب کی طرف سے آیا، اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لیجے، اور آپؐ کہہ دیں عمرہ حج میں داخل ہے (یعنی میں چاہتا ہوں کہ عمرے کے ساتھ حج کو ادا کروں)۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث۲۱۸۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے بعد چاہا کہ یہ زمین اللہ، اس کے رسول، اور مسلمانوں کی ہو جائے۔ چناں چہ آپؐ نے یہودیوں کو جلاوطن کر دینے سے متعلق سوچا۔ لیکن یہودیوں نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ ہمیں اپنی زمینوں پر رہنے دیں۔ ہم یہاں کھیتی باڑی کریں گے اور اپنی پیداوار کا نصف آپؐ کو ادا کریں گے۔ آپؐ نے (شرائط کے ساتھ) اس کی اجازت دے دی۔ حضرت عمرؓ کے دور تک شرائط کی خلاف ورزیاں اس قدر بڑھ گئیں کہ آپ نے ان یہودیوں کو تیماء اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۲۱۸۹: نبی کریمؐ نے مجھ کو اپنے پاس بلایا اور دریافت کیا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا، ہم اس کو چوتھائی، اور چند وسق کھجور اور جَو پر کرایہ پر دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا نہ کرو، بلکہ اس میں خود کاشت کرو، یا کسی سے کاشت کرواؤ یا پھر اس کو یوں ہی روک لو۔۔۔ میں نے سنا اور مانا۔ راوی: ظہیر بن رافعؓ۔

حدیث ۲۱۹۰: ارشاد نبویؐ ہے کہ اپنی زمینوں میں خود کاشت کیا کرو، یا کسی سے کاشت کرواؤ یا پھر ان کو یوں ہی روک لو۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۱۹۱: آنحضورؐ نے فرمایا کہ کہ تم سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اپنی زمین بخش دے تو یہ کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ کسی سے کھیتی کرواکر کوئی مقررہ رقم اس سے لے۔ راوی: طاؤسؒ۔

حدیث ۲۱۹۲، ۲۱۹۳: آپؐ نے کھیتوں کو کرایے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ راویان: نافعؒ اور عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۱۹۴: میرے چچاؤں نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں جو لوگ چوتھائی پیداوار کے عوض اپنی زمین کرایے پر دیتے تو آپؐ نے اس منع فرمایا۔ میں نے ابو رافعؓ سے پوچھا کے دینار یا درہم کے عوض زمینوں کو کرایے پر دینے کے متعلق کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا، اس میں کوئی حرج نہیں۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۲۱۹۵: حضورؐ ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ اس میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے ایک، کاشت کاری کی اجازت مانگے گا۔ کیوں کہ وہ اس کو بہت پسند کرتا تھا۔ اللہ کے حکم سے پلک جھپکنے میں اس کی یہ خواہش اس حد تک پوری کردی جائے گی کہ وہ کھیت کاٹنے کے لائق بھی ہو جائے گا۔ اس دیہاتی نے کہا بخدا! پھر تو وہ جنتی، قریشی ہو گا یا انصاری ہو گا۔ اس بات پر آنحضرتؐ ہنس پڑے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۱۹۶: ہم لوگوں کو جمعہ کے دن کے آنے کی خوشی ہوتی۔ اس کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ ہمیں اس دن ایک بوڑھی عورت اپنے باغ کے اگائے ہوئے چقندروں کا لذیز سا سالن بنا کر کھلایا کرتی۔ اس کے بعد ہم قیلولہ بھی کیا کرتے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۹۰ اور ۸۹۱)۔

حدیث ۲۱۹۷: (احادیث مبارکہ کے جمع کرنے میں خصوصی امتیاز ابو ہریرہؓ کو حاصل ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ ۔۔۔اس کے مکمل متن (یعنی حاصلِ حدیث) کے لیے دیکھیں، حدیث ۱۱۴، حدیث ۱۱۹، حدیث ۱۲۰ اور حدیث ۱۹۲۰۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications